گانے بجانے کی حرمت کا مختصر جائزہ

قرآن وسنت، مسالک اربعہ اور علمائے امت کے اجماع کی روشنی میں

تالیف:

فضیلۃ الشیخ ماجد بن سلیمان الرسي

ترجمہ:

سیف الرحمن حفظ الرحمن تیمی

الترجمة الأردية لمقالة: (نبذة مختصرة في أدلة تحريم الغناء من الكتاب والسنة والمذاهب الأربعة وإجماع علماء الأمة) لفضيلة الشيخ ماجد بن سليمان الرسي حفظه الله

تفصیلاتِ کتاب

* کتاب	:	گانے بجانے کی حرمت کا مختصر جائزہ قرآن وسنت، مسالک اربعہ اور علمائے امت کے اجماع کی روشنی میں
* تالیف	:	فضيلة الشيخ ماجد بن سليمان الرسي
* ترجمہ	:	سیف الرحمن حفظ الرحمن تیمی
* سن اشاعت	:	2021-1442
* صفحات	:	10
* ایمیل (ترجمہ کمیٹی)	:	Ghiras4Translation@gmail.com

الكتاب منشور في موقع صيد الفوائد واسلام هاوس:

/http://www.saaid.net/kutob

/https://islamhouse.com/ar/showall/hi/3

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده، أما بعد:

بندوں پر اللہ کی عظیم ترین نعمتوں میں ایک سننے (سماعت) کی نعمت بھی ہے، اللہ تعالی نے بندوں کو اس نعمت پر رب کا شکر ادا کرنے کا حکم دیا ہے، فرمان الہی ہے:﴿ وَهُوَ الَّذِي أَنشَأَ لَكُمُ **السَّمْعَ** وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ قَلِيلًا ما **تَشْكُرُون**﴾[1]

ترجمہ: وہ اللہ ہے جس نے تمہارے لئے کان اور آنکھیں اور دل پیدا کئے، مگر تم بہت (ہی) کم شکر کرتے ہو۔

بندہ مسلم کو چاہئے کہ اس نعمت پر اپنی زبان اور اعضاء وجوارح سے اللہ کا شکر ادا کرے، بایں طور کہ اس نعمت کو اللہ پاک وبرتر کے پسندیدہ کاموں میں استعمال کرے، جیسے قرآن وحدیث اور ایسا پاکیزہ کلام سننا جو اسے جنت سے قریب اور جہنم سے دور کردے، نیز اس کا استعمال ایسی مباح چیزوں کو سننے میں کرے جن سے انسان روزمرہ کی ضروریات کو پوری کرنے میں تعاون حاصل کرتا ہے۔

اس عظیم نعمت –نعمتِ سماعت– کی ناشکری ہے کہ اسے اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو سننے میں استعمال کیا جائے، جیسے جھوٹ، گالی گلوچ، غیبت اور چغلخوری، اسی طرح گانے بجانے، کیوں کہ یہ دل کو اللہ پاک وبرتر کی اطاعت سے غافل کردیتا اور دل سے قرآن کی محبت نکال دیتا ہے۔

طرب آمیز آلاتِ موسیقی کے ساتھ گانا سننا حرام ہے، اس کی حرمت کی دلیل قرآن وحدیث اور علماء کا اجماع ہے۔

قرآن سے اس کی حرمت کی دلیل :

ابن جریر طبری نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے جو کہ کبار علمائے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھے، کہ ان سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا گیا:﴿ومن الناس من يشتري لهو الحديث ليضل عن سبيل الله ويتخذها هزوا﴾[2]

ترجمہ: بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو لغو باتوں کو مول لیتے ہیں کہ بے علمی کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکائیں اور اسے ہنسی بنائیں۔

---

[1] سورة المؤمنون: 78 .

[2] سورة لقمان: 6 .

تو آپ نے فرمایا: اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود بر حق نہیں! اس سے مراد گانا بجانا ہے، آپ نے تین دفعہ یہ جملہ دہرایا۔

اسی طرح ابن عباس، جابر، عکرمہ، سعید بن جبیر اور مجاہد سے بھی یہی قول منقول ہے، ان اقوال کو ابن جریر رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

ابن کثیر رحمہ اللہ مذکورہ آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں: جب اللہ تعالی نے سعادت مند لوگوں کا ذکر کیا جو کتاب الہی کے ذریعہ ہدایت پاتے اور اس کو سن کر مستفید ہوتے ہیں، تو اس کے بعد بد بخت لوگوں کا تذکرہ کیا جو کلام الہی کو سن کر فائدہ اٹھانے سے اعراض برتتے ہیں، آلات موسیقی، آلات رقص اور خوش الحان گانے سننے کی طرف مائل ہوتے ہیں۔

حدیث سے حرمت کی دلیل:

صحیح بخاری اور دیگر کتبِ حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: یقینا میری امت میں کچھ ایسے لوگ ضرور پیدا ہوں گے جو زناکاری، ریشمی لباس، شراب نوشی اور گانے بجانے کو حلال سمجھیں گے[3]۔

یہ حدیث دو طریقے سے گانے بجانے اور موسیقی کے آلات کی حرمت پر دلالت کرتی ہے:

اول: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: "حلال سمجھیں گے"، یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ جن چیزوں کا ذکر ہوا ہے بشمول گانے بجانے کے، وہ شریعت میں حرام ہیں، یہ قوم ان چیزوں کو حلال سمجھے گی۔

دوم: گانے بجانے کا ذکر زناکاری اور شراب نوشی کے ساتھ کیا، جن کی حرمت قطعی طور پر ثابت ہے، اگر گانا بجانا حرام نہ ہوتا تو ان حرام کاموں کے ساتھ اس کا ذکر نہ ہوتا۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث معازف (گانے بجانے) کی حرمت پر دلالت کرتی ہے، معازف سے مراد اہل لغت کے نزدیک لہو ولعب کے آلات ہیں، اس اسم کے اندر (گانے بجانے کے) تمام آلات شامل ہیں[4]۔

---

(3) صحیح بخاری: ۵۵۹۰

(4) المجموع: ۱۱/۵۳۵

گانے بجانے کے حکم سے متعلق مسالک اربعہ کے اقوال:

حنفیہ کا مسلک:

امام سرخسی حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "کسی بھی طرح کے گانے بجانے، نوحہ کرنے، موسیقی کے آلات، ڈھول تاشے اور لہو ولعب پر اجرت دینا جائز نہیں، کیوں کہ یہ نافرمانی ہے اور نافرمانیوں پر اجرت طلب کرنا باطل وبے بنیاد ہے "(5)۔

مالکیہ کا مسلک:

اسحاق بن عیسی الطباع کہتے ہیں: میں نے مالک بن انس سے دریافت کیا کہ اہل مدینہ گانے بجانے کے تعلق سے جو تساہل برتتے ہیں، اس کا کیا حکم ہے ؟ تو آپ نے فرمایا: "ایسا ہمارے یہاں (مدینہ میں) فاسق لوگ کرتے ہیں "(6)۔

شافعیہ کا مسلک:

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: " آلاتِ لہو ولعب کو توڑنے پر ان کو بنانے کی ضمانت نہیں ہے، کیوں کہ یہ آلات حرام ہیں، اس میں کوئی اختلاف نہیں "(7)۔

حنابلہ کا مسلک:

عبد اللہ کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے گانے بجانے کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: "یہ دل میں اسی طرح نفاق پیدا کرتا ہے ، جس طرح پانی گھاس اور پودے پیدا کرتا ہے "(8)۔

مسالک اربعہ کے اقوال کا خلاصہ:

---

(5) المبسوط: ۱۶/ ۷۲، تحقیق: خلیل محی الدین المیس، ناشر: دار الفکر-بیروت

(6) اسے خلال نے "الأمر بالمعروف والنہی عن المنکر": ص ۶۵ میں روایت کیا ہے، تحقیق: یحیی مراد، ناشر: دار الکتب العلمیۃ-بیروت

(7) روضۃ الطالبین: ۵/ ۴۳، ناشر: المکتب الإسلامی-بیروت

(8) العلل ومعرفۃ الرجال: ۱۵۹۷، تحقیق: وصی اللہ بن محمد عباس، ناشر: مکتبۃ الخانی-ریاض

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **ائمہ اربعہ کا مذہب یہ ہے** کہ ہر قسم کے آلاتِ لہو ولعب **حرام ہیں**، صحیح بخاری وغرہ میں ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ آپ کی امت میں ایسے لوگ بھی ہوں گے جو زناکاری، ریشمی لباس، شراب نوشی اور گانے بجانے کو حلال سمجھیں گے، آپ نے ذکر کیا کہ انہیں بندر اور سور کی شکل میں تبدیل کر دیا جائے گا... ائمہ کے متبعین میں سے کسی نے آلاتِ لہو ولعب کے تعلق سے کوئی اختلاف ذکر نہیں کیا ہے(9)۔

البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مسالک اربعہ کا اتفاق ہے کہ گانے بجانے کے تمام تر آلات حرام ہیں(10)۔

گانے بجانے کی حرمت پر امت کا اجماع:

جن علمائے کرام نے گانے بجانے کی حرمت پر علمائے امت کا اجماع نقل کیا ہے ان میں ابو الحسین البغوی بھی ہیں، وہ رقم طراز ہیں: گانے بجانے اور لہو ولعب کے آلات کی حرمت پر علمائے امت کا اتفاق ہے(11)۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں: لہو ولعب کے آلات جیسے ستار، آلات موسیقی، بانسری.... یہ سب **بالاجماع** معصیت کے آلات ہیں(12)۔

وہ گانے بجانے جس میں موسیقی شامل ہوتی ہے، اس کی حرمت پر مختلف مسالک کے بہت سے علمائے کرام نے اجماع نقل کیا ہے، جیسے امام ابن جریر طبری، ابو بکر الآجری، ابو الطیب طبری شافعی اور ابو عمرو ابن الصلاح وغیرہم۔

خلاصہ:

مذکورہ دلائل سے یہ بات پوری طرح واضح ہوگئی کہ گانا سننا حرام اور گناہِ کبیرہ ہے۔ اس کی دلیل قرآن وحدیث اور مسلمانوں کا اجماع ہے، یہ معلوم سی بات ہے کہ مسلمان (صحابہ وتابعین اور ان کے بعد علمائے اسلام) دین سے متعلق لوگوں کے تمام ظاہری وباطنی اقوال وافعال کو ان تین اصولوں (قرآن وحدیث اور اجماع) پر ہی تولتے ہیں۔

---

(9) دیکھیں: المجموع: ۱۱/ ۵۷٦

(10) دیکھیں: السلسلۃ الصحیحۃ: ۱/ ۱۹۲

(11) منقول از: شرح السنۃ: ۱۲/ ۳۸۳

(12) منقول از: المغنی: ۱۲/ ۴۵۷

نوٹ:

کچھ لوگ ان علماء کے اقوال کا سہارا لیتے ہیں جو گانے بجانے کو مباح کہتے، یا یہ کہتے ہیں کہ یہ ایک اختلافی مسئلہ ہے، جب کہ اس کے قائلین کی تعداد بہت کم ہے، بہر حال اس کی حرمت پر دلالت کرنے والے نصوص سے ان دونوں ہی اقوال کی تردید ہوتی ہے، کیوں کہ اعتبار تو اسی کا ہوگا جس کی دلیل موجود ہے، نہ کہ اختلاف کا، اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ ہر کسی کی بات لی بھی جاسکتی ہے اور رد بھی کی جاسکتی ہے، کتاب وسنت کی مخالفت کرنے والے بے بنیاد فتاوی کا سہارا لینے سے قیامت کے دن انسان بری الذمہ نہیں ہوسکتا، جیسا کہ بعض لوگوں کا وہم وگمان ہے، کیوں کہ اللہ تعالی نے انسان کو عقل، کان اور آنکھ سے نوازا ہے تاکہ وہ حق وباطل کو سمجھنے (اور ان کے درمیان فرق کرنے کے لیے) ان کا درست استعمال کرے۔

اسی طرح یہ کہنا بھی مردود اور ناقابل قبول ہے کہ گانے بجانے کی حرمت کا مسئلہ ایک اختلافی مسئلہ ہے، کیوں کہ گانے بجانے کی حرمت پر علماء کا اجماع ہے، اس کا ذکر گزر چکا ہے، علمائے اسلام کا اجماع ایک شرعی حجت اور دلیل ہے، چنانچہ جو اس اجماع کی خلاف ورزی کرے اس کی مخالفت مردود ہے، وہ صرف اپنی ذات کا نمائندہ ہے (امت اور قوم کا نہیں)۔

شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

جس نے یہ دعوی کیا کہ اللہ تعالی نے گانے بجانے اور آلات لہو ولعب کو مباح قرار دیا ہے تو اس نے **جھوٹ کہا اور بڑی بری بات کی**، ہم خواہش نفس اور شیطان کی اطاعت سے اللہ کی پناہ اور عافیت طلب کرتے ہیں۔

اس سے بھی بڑا، قبیح اور شدید مجرم وہ ہے جو گانے بجانے کو مستحب کہتا ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ اللہ سے ناآشنائی، دین الہی سے ناواقفیت (کا نتیجہ)، بلکہ اللہ پر اور اس کی شریعت پر جھوٹ بولنے کی جرأت ہے۔ مستحب صرف یہ ہے کہ نکاح کے موقع پر عورتیں دف بجائیں تاکہ اس کا اعلان ہوسکے اور نکاح اور زنا کے درمیان تفریق کی جاسکے، عورتوں کے لیے اس میں کوئی حرج نہیں کہ وہ آپس میں دف کے ساتھ نغمے گائے، بشرطیکہ ان نغموں میں نہ کسی برائی پر آمادہ کیا جائے اور نہ کسی واجب عمل سے روکا جائے، نیز یہ بھی شرط ہے کہ یہ صرف عورتوں کے درمیان ہو، اس میں مردوں کا اختلاط نہ ہو اور نہ اتنا شور وغوغہ ہو کہ پڑوسیوں کو اذیت پہنچے اور ان پر ناگوار گزرے، کچھ لوگ اس کا اعلان کرنے کے لیے مائکروفون کا استعمال کرتے ہیں، جو کہ غلط ہے، کیوں کہ اس سے مسلم پڑوسیوں اور دیگر لوگوں کو اذیت پہنچتی ہے، عورتوں کے لئے شادی بیاہ اور دیگر مواقع پر دف کے علاوہ دیگر آلات موسیقی کا

استعمال کرنا جائز نہیں، جیسے ستار، بانسری اور آلات طرب وغیرہ، یہ تمام آلات حرام ہیں، عورتوں کو صرف دف بجانے کی رخصت اور اجازت دی گئی ہے۔

لیکن مردوں کے لیے ان میں سے کسی بھی چیز کا استعمال جائز نہیں، نہ شادی بیاہ کے موقع پر اور نہ دیگر مواقع پر[13]۔

دوسرا نوٹ:

اللہ تعالی نے گانے بجانے کو یوں ہی بلا مقصد حرام نہیں کیا، بلکہ اس کے پیچھے حکمت الہی کارفرما ہے، وہ یہ کہ گانا بجانا دل کو اطاعت الہی سے غافل کر دیتا، دل سے اطاعت کی چاشنی، تلاوت قرآن کا لطف، تدبرِ قرآن کی لذت، تفسیرِ قرآن کی معرفت اور اس پر عمل کرنے کا شوق ختم کر دیتا ہے، گانا بجانا انسانی عقل پر پردہ ڈال دیتا ہے، دلوں کو اپنی طرف مائل کرتا ہے، یہی وجہ ہے کہ آپ دیکھیں گے کہ گانا سننے والے کے سامنے جب قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے تو اسے بوجھل محسوس ہوتا ہے اور وہ تلاوت کو بند کر دیتا ہے، جیسا کہ قرآن میں اس کی صفت بیان کی گئی ہے:

﴿ولى مدبرا كأن لم يسمعها كأن في أذنيه وقراً﴾

ترجمہ: اس طرح منہ پھیر لیتا ہے گویا اس نے سنا ہی نہیں گویا کہ اس کے دونوں کانوں میں ڈاٹ لگے ہوئے ہیں۔

آیت میں وَقر سے مراد بوجھ اور بہرا پن ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ گانے بجانے کے تعلق سے فرماتے ہیں: وہ اسی طرح دل میں نفاق پیدا کرتا ہے جس طرح پانی گھاس پیدا کرتا ہے[14]۔

خلاصہ یہ کہ گانا بجانا (خاص طور پر) قرآن اور عام طور پر ہر قسم کے ذکر الہی سے روکتا ہے، گانے بجانے کی محبت اور قرآن کی محبت ایک دل میں یکجا نہیں ہو سکتیں، جیسا کہ ابن القیم رحمہ اللہ نے کہا:

حُبُّ الكتاب وحب ألحان الغناء   في قلب عبد ليس يجتمعان

---

(13) مجموع الفتاوی: ۳۰/ ۴۲۵

(14) اسے ابو بکر الخلال نے "السنۃ": ۵/ ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰ میں روایت کیا ہے، تحقیق: احمد القفیلی، ناشر: دار النصیحہ- مدینہ منورہ

ترجمہ: قرآن کی محبت اور گانے کی لحن آمیزی کی محبت ایک بندے کے دل میں یکجا نہیں ہو سکتیں۔

آپ مزید فرماتے ہیں: آپ دیکھیں گے کہ جو شخص بھی گانے بجانے اور آلات موسیقی کا اہتمام کرے گا وہ علمی اور عملی طور پر ہدایت کے راستے سے گمراہ ہو گا، قرآن کو سننے سے بیزار اور گانے سننے کا شائق ہو گا[15]۔

نیز فرماتے ہیں: جس کے اندر علم کی ادنی سی بو بھی پائی جاتی ہو اس کے لیے مناسب نہیں کہ اسے حرام ٹھہرانے میں توقف کرے[16]، اس کا ادنی ترین حکم یہ ہے کہ وہ فاسقوں اور شراب نوشوں کا شعار ہے[17]۔

اللہ کو ناراض کرنے والے اعمال سے بچناواجب ہے، کیوں کہ اللہ نے جب بندے کو نعمتِ سماعت سے نوازا ہے تو اس پر اس کا شکر ادا کرناواجب ہے، اسی طرح ایسے کاموں میں اس کا استعمال کرنا بھی واجب ہے جو جنت سے قریب اور جہنم سے دور کر دے، نیز مباح کاموں میں بھی اس کا استعمال کرنا چاہئے۔

یہ بھی جان لینا چاہئے کہ ہر وہ نعمت جس سے اللہ تعالی (بندوں کو) سرفراز کرتا ہے -خواہ سماعت ہو یا کچھ اور- اس کے بارے میں قیامت کے دن بندے سے سوال کیا جائے گا کہ اس نے اس نعمت کے تئیں کیا رویہ اختیار کیا، اگر اس نے اس نعمت پر (اللہ کا) شکر ادا کیا، بایں طور کہ دین و دنیا کی منفعت کے لیے اس کا استعمال کیا تو اس نے خیر کا کام کیا، اور اگر اس نے اللہ کی ناراضگی والے کاموں میں اس کا استعمال کیا تو قیامت کے دن عذاب الہی سے دوچار ہو گا، جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿إن السمع والبصر والفؤاد كل أولئك كان عنه مسئولا﴾

ترجمہ: کیوں کہ کان، آنکھ اور دل ان میں سے ہر ایک سے پوچھ گچھ کی جانے والی ہے۔

نیز فرمان باری تعالی ہے:﴿ ثم لتسألن يومئذ عن النعيم﴾.

ترجمہ: پھر اس دن تم سے ضرور بالضرور نعمتوں کا سوال ہو گا۔

---

(15) إغاثة اللهفان: ۱/۲۶۹، تحقیق: حامد الفقی

(16) یعنی گانے بجانے اور آلات موسیقی کی حرمت

(17) إغاثة اللهفان: ۱/۲۵۶-۲۵۷، تحقیق: حامد الفقی

میں نے جو مناسب سمجھا وہ آپ کے سامنے پیش کیا، اور سب سے بہترین بات اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿إن هذه تذكرة فمن شاء اتخذ إلى ربه سبيلا﴾.

ترجمہ: بے شک یہ نصیحت ہے، جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ اختیار کرے۔

وصلى الله على محمد وآله وصحبه وسلّم تسليما كثيراً[18]

از قلم:

ماجد بن سلیمان الرسی

۱۹صفر ۱۴۴۰ھ

موبائل: ۰۰۹۶۶۵۰۵۹۰۶۷۶۱

ایمیل: majed.alrassi@gmail.com

ترجمہ:

سیف الرحمن حفظ الرحمن تیمی

binhifzurrahman@gmail.com

(18) اس مختصر مقالہ کو تیار کرنے میں جن مراجع ومصادر سے استفادہ کیا گیا ہے ان میں شیخ محمد صالح المنجد کے جوابات بھی ہیں جو ان کے ویب سائٹ (islamqa.info) پر موجود ہیں۔